اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / ساتواں اجلاس (چوتھی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز سوموار مورخہ 9 ستمبر 2024ء بمطابق ۵ ربیع الاوّل ۱۴۴۶ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دعائے مغفرت۔	04
3	وقفہ سوالات۔	09
4	رخصت کی درخواستیں۔	17
5	مشترکہ قرارداد نمبر 7۔	17
6	آڈٹ رپورٹس کا پیش کیا جانا۔	19

جلد 07 ☆☆☆ شمارہ 04

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔۔کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز سوموار مورخہ 9 رستمبر 2024ء بمطابق ۵ رربیع الاوّل ۱۴۴۶ھ۔

بوقت سہ پہر 03:30 منٹ پرزیرصدارت کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۙ۬ شَاہِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ﴿ؕ۱۵﴾ فَعَصٰی
فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ فَاَخَذۡنٰہُ اَخۡذًا وَّبِیۡلًا ﴿۱۶﴾ فَکَیۡفَ تَتَّقُوۡنَ اِنۡ کَفَرۡتُمۡ یَوۡمًا یَّجۡعَلُ
الۡوِلۡدَانَ شِیۡبَا ﴿ۖۚ۱۷﴾ السَّمَآءُ مُنۡفَطِرٌۢ بِہٖ ؕ کَانَ وَعۡدُہٗ مَفۡعُوۡلًا ﴿۱۸﴾
اِنَّ ہٰذِہٖ تَذۡکِرَۃٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیۡلًا ﴿ع۱۹﴾

﴿پارہ نمبر ۲۹ سورۃ المُزمّل آیات نمبر ۱۵ تا ۱۹﴾

ترجمہ: ہم نے بھیجا تمہاری طرف رسُول بتلانے والا تمہاری باتوں کا۔ جیسے بھیجا فرعون کے پاس رسُول۔ پھر کہا نہ مانا فرعون نے رسُول کا پھر پکڑی ہم نے اس کو وبال کی پکڑ۔ پھر کیونکر بچو گے اگر منکر ہوگئے اُس دن سے جو کر ڈالے لڑکوں کو بوڑھا۔ آسمان پھٹ جائیگا اُس دن میں اُس کا وعدہ ہونے والا ہے۔ یہ تو نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے بنالے اپنے رب کی طرف راہ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: جَزَاکَ اللّٰہ۔اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ۔جی علی مدد صاحب۔

میر علی مدد جتک (وزیر زراعت وکوآپریٹوز): سر! میر لیاقت علی لہڑی کے بھائی اور اصغر علی ترین کے چچا فوت ہو چکے ہیں اُن کے لیے فاتحہ کی جائے۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر: جی اسد بلوچ صاحب۔

میر اسد اللہ بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! اہم نوعیت کے جو معاملات ہیں جس سے کہ پورے بلوچستان کی وابستگی ہے اور متاثر بھی ہے، ہمارے لوگ علاج کے سلسلے میں اور اپنے معاشی کاروبار کے سلسلے میں اکثر کراچی آتے جاتے ہیں۔ یہاں روزانہ 24 گھنٹوں میں 200 سے 300 بسیں کراچی جاتی ہیں۔ جو مسافر جب حب اور بیلہ میں وہاں بسیں پہنچ جاتی ہیں کوسٹ گارڈ جس کی اہمیت سمندر سے متعلق ہے وہ لوگوں کو بیماروں کو اِتنی تنگ کرتے ہیں ماشاءاللہ آپ کو پتہ ہے کہ ہمارا علاج کا کیا سلسلہ ہے بلوچستان میں۔مکران سے سو بس جاتی ہیں، کوئٹہ سے سو بس نکلتی ہیں آپ کے پشین سے نکلتی ہیں، آپ کے حلقے سے نکلتی ہیں۔ یہ وہاں دو دو، تین تین، چار چار گھنٹے اُنکو روک کے اِن مسافروں کی اِتنی تذلیل کرتے ہیں اگر کوئی کہے کہ میرے بیگ کی چابی میرے پاس اس وقت نہیں ہے تو خنجر سے اُس کو پھاڑ دیتے ہیں، لوگوں کو گالیاں دیتے ہیں۔مَیں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے عوام کے ساتھ یہ زیادتیاں کیوں ہو رہی ہیں؟ 20 ہزار سے 25 ہزار کوسٹ گارڈ اِس وقت وہاں کام کر رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! اِن میں سے بلوچستان والے 10 بھی نہیں ہیں۔آیا بلوچستان کے لوگوں کو روزگار کی ضرورت نہیں ہے؟ سمندر کا کام تو گوادر اور لسبیلہ والے جانتے ہیں تو یہ ان کا بنیادی حق ہے اور پاکستان کے آئین میں اُس شیڈول میں یہ لکھا ہوا ہے 6% بلوچستان کے وفاقی ملازمت کا کوٹہ ہے۔لیکن جناب! وہاں ایک بندہ آپ کو نہ پشتون نظر آتا ہے جس کا تعلق بلوچستان سے ہو نہ بلوچستان کے، یہاں لکپاس سے لے کر گوادر تک ایسے بندے نظر آتے ہیں۔اور لوگوں کی اِتنی تذلیل کرتے ہیں ایک بیمار جہاں اُس کو hospital پہنچنا ہے اور بہت سے delivery کے ایسے کیس تھے جو بلوچستان کے hospital والے ڈاکٹروں نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا تو اُن بسوں کے اندر بچے پیدا ہوئے۔ یہاں سے لوگ بیچارے اِتنی تکالیف سے وہاں جب سو بسیں کھڑی ہوتی ہیں دو سو بسیں جناب اسپیکر صاحب! اِس پر گھنٹوں کے گھنٹے لگتے ہیں۔اور وہاں نہ کوئی لیٹرین ہے نہ کوئی دوسرے ذرائع ہیں تو یہ لوگوں کی حالتِ زار میں یہی سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ بلوچستان کے عوام کے ساتھ ظلم و جبر و ناانصافی جہاں کہیں ہو رہی ہے اِس کا نوٹس لیا جائے۔ میں بھی اِس سے متاثر ہوں، آپ بھی ہیں ہر بندے کا رشتہ دار متاثر

ہے اِس سے۔ بلوچستان کونو آبادیاتی طرز پر چلانے کا انداز بند کرو، بلوچستان کو ایک کالونی نہیں سمجھو، بلوچستان اِس ملک کا ایک صوبہ ہے اُس صوبے کے حوالے سے۔۔۔

جناب اسپیکر: Leader of the House your attention please , point public of importance, kindly.

میر اسداللہ بلوچ: شاید وہ اِن باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا، فرق نہیں پڑتا ہے ہم جنرل پبلک ہیں سر۔ میڈیا کے ساتھ، یہاں کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اُن کو ہم خود مخاطب ہیں۔ اوّل تو یہ باتیں جو میں چھیڑ رہا ہوں میری ذاتی مسئلے نہیں ہیں۔ بلوچستان کے اہم نوعیت کے معاملات تو یہی ہیں، روزگار اگر نہیں دے سکتے ہیں لیکن لوگوں کی تذلیل تو نہ کریں۔ یہی عمل، ہمارے لوگ وہاں پنجگور سے نکلتے ہیں، گوادر سے، تربت سے، راستے میں بیس تیس جگہ اُن کی تلاشی لی جاتی ہے۔ یہاں سے کسی کی آپ تلاشی لے کے، اسلحہ یہاں سے لے جا رہے ہیں دوسری چیزیں یہاں سے لے جا رہے ہیں علاقے سے اگر ایک کاٹن کھجور بھی وہاں اُس کو وہ پھینک دیتے ہیں۔ ایف سی والے جتنے بھی ہیں 60 ہزار اایف سی یہاں deploy کیا گیا ہے۔ لوگوں کو صرف مارنے کے لیے ہیں، کہیں محبت تو ہو، کہیں احساس تو ہو، کسی کے سر پر کم از کم ہاتھ تو رکھیں۔ یہ ثابت کریں کہ اِس صوبے کے ساتھ ہم محبت کرتے ہیں اِس صوبے کی حفاظت کے لیے ہم بیٹھے ہوئے ہیں۔ اِس بندوق سے بلوچستان کا یہ حلف لیتے ہیں کہ ہم بلوچستان کی حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن اس بندوق سے لوگوں کے سینے کو چھلنی کرتے ہیں۔ وہاں کوسٹ گارڈ والے لوگوں کو اِتنے خوار اور ذلیل کرتے ہیں ہزاروں کی تعداد میں طرح لوگ اگر 300 بسیں یہاں سے نکلتی ہیں جناب اسپیکر صاحب! میری بات سنیں۔ 300 بسوں میں سے چار ہزار بندے روزانہ ، یہ ایسے عمل کر رہے ہیں جو لوگ نفرت کر رہے ہیں۔ اس انداز کو بدل دو یہ انداز ویتنام میں ہوا صرف وہاں سامراجی نشانیاں موجود ہیں۔ یہ انداز افغانستان میں ہوا نیٹو یہاں سے بھاگ گئی۔ اپنے اس طرزِ عمل کو تبدیل کرو محبت پیدا کرو، یکجہتی پیدا کرو، جیو اور جینے دو کی پالیسی اپناؤ، یہ کہاں کا اصول ہے؟ آئین اور قانون میں تو نہیں لکھا ہوا ہے؟ اسمبلی میں ہم آ کے بیٹھے ہوئے ہیں ہمارا کام کیا ہے؟ صرف فنڈز ملنا، کہیں ایک اسکول بنانا، ایک سڑک بنانا۔ جتنے بھی آپ سڑک بنائیں جتنے اسکول بنائیں، جتنے کالجز بنائیں جناب اسپیکر صاحب! بلوچ اور پشتون اس صوبے کے وارث ہیں اگر ان کی آپ نے بے عزتی کی تذلیل کی، امن کے طلبگار روزانہ باتیں کرتے ہیں وہ مایوس ہوں گے۔ لوگوں کو عزت دو respect دو یہاں طوفان آتے ہیں، زلزلے آتے ہیں اپنا role ادا کرو۔ لیکن ہم نے یہ نہیں دیکھا ہے۔ بلوچستان میں لوگ کیا کریں؟ روزگار کا حال یہ ہے کہ بلوچستان کی آبادی دو کروڑ سے اوپر ہے صرف فنانس ڈیپارٹمنٹ میں پونے تین لاکھ لوگ روزگار پر ہیں جو بلوچستان گورنمنٹ نے لگائے ہیں۔ کہیں چپراسی ہیں، کہیں چوکیدار ہیں، کہیں ٹیچرز ہیں باقی تو

دو کروڑ لوگ بیروزگار ہیں یہ کیا کریں؟ ہر ڈیپارٹمنٹ میں جائیں لوگ مایوس ہوتے ہیں۔ Hospitals میں جائیں لوگ مایوس ہوتے ہیں' تھانے میں جائیں مایوس ہوتے ہیں' عدالت میں جائیں مایوس ہوتے ہیں۔اسمبلی میں لوگ آ کے بیٹھ کے اختر جان جیسے پھر استعفیٰ دیتے ہیں کہ یہاں باتیں نہیں سنی جاتی ہیں۔لیکن ایک بات یہ ہے کہ اگر یہ استعفیٰ کا سلسلہ چلتا رہا اور بلوچستان کے جو حقیقی نمائندے ہیں، ووٹ کا طریقہ اور ووٹ کو عزت نہیں دی گئی لوگوں کی franchisation کی اہمیت نہیں ہوئی،لوگوں کے مینڈیٹ کی اہمیت نہیں ہوئی اُن کی بات نہیں سنی گئی تو ایک دن ایسا آئے گا کہ جس پرلوگوں کو اِتنی بڑی اور حد سے زیادہ پشیمانی ہوگی۔یہاں تو صرف جو جائز بھی چیز ہوتی ہے۔میں اسمبلی میں جب بھی آیا ہوں صرف تعریفیں ہوتی ہیں کہ یہاں ہم نے یہ سب ٹھیک ہے پورا بلوچستان ٹھیک ہے پورے بلوچستان کے حالات ٹھیک ہیں۔بلوچستان کے حالات اُس وقت ٹھیک ہوں گے کہ یہاں صحیح طریقے سے الیکشن ہوں صحیح نمائندے آئیں اور بلوچستان میں انصاف کے تقاضے پورے کیے جائیں۔جب انصاف نہیں ہوگا تو انارکی پیدا ہوگی۔انصاف نہیں ہوگا تو لوگ روڈوں پر نکلیں گے۔کل کا واقعہ آپ کو بتا دیں سر! ڈاکٹر شہی سمیع جو ڈاکٹر دین محمد کی بیٹی ہے۔کل کراچی کے ایئرپورٹ میں وہ مسقط جارہی تھی،اس کا پاسپورٹ لیکر چار گھنٹے اُس کو بٹھا کے mental torture کیا گیا' ہر بندہ آیا اُس سے investigation کی،ہر بندہ یا اُس سے پوچھا گیا''کہ کہاں جارہے ہو؟' اگر FIA کے پاس اگر کسی ادارے کے پاس FIA کے پاس کوئی ثبوت تھا اگر لسٹ میں تھا کہ یہ باہر جانہیں سکتی ہے۔تو سیدھے سیدھے دومنٹ میں اُس سے کہتے''کہ آپ باہر جا نہیں سکتی ہیں''۔ تو پھر وہ واپس اپنے' لیکن کوئی قانون اور ثبوت آپ پیش کریں ناں۔چار گھنٹے اس کی تذلیل کی گئی اُس کے بعد اُس سے کہا کہ آپ باہر نہیں جا سکتے۔یہ کیا ہے؟ اِس سے کل کیا message گیا؟ یہی عمل ہم اچھا کر رہے ہیں کیا یہ صحیح عمل ہے؟

جناب اسپیکر: point of public importance پر آ جائیں۔آپ تقریباً تھوڑے سے مختلف topic پر ہیں۔

میر اسد اللہ بلوچ: تو میں یہی سمجھتا ہوں جناب! سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یہ جتنے بھی ادارے ہیں بلوچستان سے اُس وقت۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ کوسٹ گارڈ کے حوالے سے کچھ suggestion دیں گے کیا کرنا چاہیے اُس میں اور کیا ہو رہا ہے؟

میر اسد اللہ بلوچ: مَیں یہی چاہتا ہوں کہ سی ایم صاحب! آپ بھی ہوں بحیثیت اسپیکر آپ بھی ہوں اس ادارے کے باقی لوگ جتنے ذمہ دار ہیں اِن کو بلائیں اِدھر ی بلوچستان میں میٹنگ کریں اور اُن کو سمجھائیں اُن سے کہیں کہ ہمارے

لوگوں کی تذلیل کرنا بند کرو۔ اور اِس کے ساتھ ہی جو بس مالکان ہیں اِن کو بھی بلائیں کہ آپ کے مسئلے کیا ہیں؟ آپ لوگوں کو کیا تکلیف ہے؟ کیونکہ عوام تو ہمارے یہی لوگ ہیں۔ بس مالکان ہوں سی ایم صاحب ہوں اپنی ٹیم کے ساتھ آپ کو بھی اس میں شامل کریں اپوزیشن کے ساتھیوں کو بھی اُسمیں شامل کریں۔ اِس کا کوئی solution ایک راستہ نکالیں۔ تا کہ لوگ، یہ سلسلہ جو سال بھر چلتا ہے اِس کا کوئی حل نکلے۔ thank you. جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: thank you جناب۔ ویسے یہ کھوسٹ گارڈ it is related فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اسکا تعلق ہے لیکن پھر بھی میرے خیال میں اس پر بہتر رائے Leader of the House ہی دے سکیں گے کہ What all we can do. یا پراونشل اسمبلی کے طور پر ہم کیا کر سکتے ہیں۔ جی Leader of the House, please.

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): شکریہ جناب اسپیکر! مَیں اسد بلوچ صاحب کی تجویز سے دوسو فیصد متفق ہوں۔ ہم کوسٹ گارڈ کے لوگوں کو یہاں بلائیں گے۔ اُس میں اسد صاحب کو بھی تکلیف دیں گے کہ وہ آئیں اور اُس میٹنگ کا حصہ بنیں اور باقی اپوزیشن کے دوست بھی آئیں۔ اور ہم اِس سے بالکل متفق ہیں اور اُس کو بلالیں گے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اِس ہال کو کوئی rules, regulations کے مطابق اگر چلائیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ question hour میں کوئی اور ایجنڈا، کوئی public importance اور پھر public importance پر گو کہ ہماری روایات ہیں لمبی لمبی تقریریں نہیں ہوتی ہیں۔ public importance is public importantance اُس کے لیے بھی توجہ دلاؤ نوٹس کا طریقہ کار اس کتاب میں لکھا ہوا ہے جو آپ نے پہلے دن ہمیں پکڑایا ہے۔ تو میری آپ سے یہی دست بستہ گزارش ہے کہ اس کو please rules and regulations کے مطابق چلائیں۔ تجویز سے میں متفق ہوں۔

جناب اسپیکر: done بالکل، آپ کی تجویز بالکل سو فیصد صحیح ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہماری ایک روایات رہی ہیں کہ لوگ یہاں اُس rules, regulations کے مطابق اگر آپ چلاتے ہیں تکلیف ہوتی ہے اُن کو پریشانی ہوتی ہے پھر شکایات کرتے ہیں کہ ہمیں بولنے نہیں دیتا۔ لیکن یہ ہے کہ میری suggestions سی ایم صاحب کی بالکل سو فیصد ہے۔ ہمیں اسمبلی کو rules and regulations کے مطابق ہی چلانا پڑے گا تب جا کے یہ کام آگے چلے گا۔ جی علی مدد جتک صاحب۔

حاجی علی مدد جتک (وزیر زراعت و کوآپریٹوز): thank you. جناب اسپیکر۔ جس طرح کہ ہمارے دوست اسد بلوچ صاحب نے کہا کہ کوسٹ گارڈ والے ہمارے لوگوں کو تنگ کرتے ہیں بلوچ، پشتون کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہو رہا

ہے۔مَیں اپنے بھائی سے سوال کرتا ہوں کہ پچھلے پانچ سال جب آپ اقتدار میں تھے یہ کوسٹ گارڈ اِسی جگہ پر بھی تھا یہی کوسٹ گارڈ لوگوں کو چیک بھی کرتا تھا اسی کوسٹ گارڈ سے تمام قومیں گزرتی تھیں۔آپ نے کبھی point of order پر یہاں اسمبلی میں کوسٹ گارڈ کے بارے میں بات کی ہے؟ دوسرا۔۔۔(مداخلت) آپ میری بات تو سنیں اس کے بعد ریکارڈ پیش کریں۔

جناب اسپیکر: No cross talks, please address the Chair. علی مدد! direct آپ، address the Chair please.

وزیرزراعت وکوآپریٹوز: اچھا دوسرا جناب اسپیکر! سستی شہرت کے لیے یہاں آ کے بس صرف بلوچ پشتون، بلوچ پشتون کیا پہلے ان چیک پوسٹوں پر لوگوں کو پنجگور سے لے کر ادھر تک نہیں روکتے تھے امن امان کے سلسلے میں؟ اُس وقت اِس نے چیک پوسٹوں کے خلاف کوئی بات کی؟ نہیں کی ہے۔ابھی صرف۔۔۔(مداخلت) آپ مجھے سُنیں تو صحیح، آپ سُنیں پھر بات کریں۔

جناب اسپیکر: علی مدد! address the Chair please

وزیرزراعت وکوآپریٹوز: ٹھیک۔اِس کو اصل میں پانچ چھ دن سے کوئی۔۔۔(مداخلت)۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔۔۔(مداخلت۔مائیک بند)۔

وزیرزراعت وکوآپریٹوز: آپ مجھے سنیں۔۔۔(مداخلت)۔

میر اسداللہ بلوچ: جناب اسپیکر! اگر پہلے قتل کیا گیا ہے۔۔۔(مداخلت)۔آج آپ آ کے یہاں قتل کرتے ہیں کہ کل کوئی قتل ہوا تھا آپ نے کچھ نہیں کیا تھا۔ہماری گورنمنٹ ہے اور ہم قاتل ہیں؟ ہماری گورنمنٹ ہم لوگوں کو مارتے ہیں؟

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ok.ok.

میر اسداللہ بلوچ: دیکھیں ناں چیزوں کو تسلی اور دلیل کے ساتھ سنیں۔

وزیرزراعت وکوآپریٹوز: آپ سُنیں تو صحیح ہم نے آپ کو سُنا۔

جناب اسپیکر: علی مدد، علی مدد۔

وزیرزراعت وکوآپریٹوز: XXXX ہم نے آپ کو سنا ناں۔۔۔(مداخلت۔شور)۔ XXXX آپ کو مَیں نے سنا ناں آپ چُپ تو کریں پھر میرا جواب دیں ٹھیک ہے ناں۔مَیں نے کہا ناں XXXXXX-XXXX-XXX۔

میر اسداللہ بلوچ: اچھا اچھا! مَیں یہ بلوچستان کی سرزمین کا فرزند ہوں۔XXXXX۔XXXXX۔XXXXX۔XXXXXX۔۔۔(مداخلت۔شور)۔

وزیر زراعت وکوآپریٹوز: XXXXXXXX۔میں XXXXXXXXXXXX۔

میر اسداللہ بلوچ: آپ XXXXX۔آپ XXXXX۔آپ XXXXXXX۔

جناب اسپیکر: بیٹھیں علی مدد پلیز۔اسد بھائی پلیز بیٹھیں تشریف رکھیں۔یہ تمام غیر پارلیمانی الفاظ آج کی کارروائی سے حذف کیئے جاتے ہیں۔

جناب اسپیکر: دیکھیں! سی ایم صاحب بار بار کہہ رہے ہیں ناں کہ اسمبلی کو rules and regulations کے مطابق چلائیں۔اُس کا یہ ہے اُسکے negative جب ہم rules کے مطابق نہیں چلتے ہیں۔وقفہ سوالات کے اندر آپ اِس طرح کی point of public importance پر حالانکہ آپ نہیں اُٹھ سکتے لیکن ہم آپ کو موقع دیتے ہیں اور پھر اس کا نتیجہ اس طرح نکلتا ہے۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

جناب صادق سنجرانی صاحب اپنا سوال نمبر 1 دریافت فرمائیں۔

☆1 **جناب محمد صادق سنجرانی، رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 15 اپریل 2024ء

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مورخہ 26 جولائی 2024ء کو مؤخر شدہ۔

صوبہ بھر کی یونین کونسل، تحصیل اور ضلعی سطح پر کل کتنے بنیادی طبی مراکز صحت ہیں اور ان میں تعینات ملازمین، گاڑیوں کی تعداد اور کتنی ایمبولینسز موجود ہیں تفصیل دی جائے۔نیز ان مراکز صحت میں ملازمین کی تنخواہوں، علاج معالجہ کی مد میں کل کسقدر بجٹ مختص کیا گیا ہے کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر صحت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 15 مئی 2024ء۔

اس ضمن میں تحریر ہے کہ صوبہ بھر کی یونین کونسل، تحصیل اور ضلعی سطح پر کل 775 بنیادی مراکز صحت ہیں جبکہ ان میں تعینات ملازمین کی تعداد 5940 ہے جن میں 3464 سرکاری ملازمین 2287 پی پی ایچ آئی کے کنٹریکٹ ملازمین 113 ڈبلیو ایچ او کے ملازمین اور 76 ملازمین BGMF کے ہیں ان بنیادی مراکز صحت اور بڑے ہسپتالوں میں ٹوٹل 660 ایمبولنس موجود ہیں جن میں 205 محکمہ صحت 9 ایمبولنس مرک 80 عدد(MERC,BHCIP,WHO,UNHCR,PPHI,NLC) 24 اضلاع کے بڑے ہسپتالوں اور 124 عدد ایمبولنس پرائیویٹ ایدھی اور چیپا کی ہیں۔ان بنیادی مراکز صحت میں ملازمین کی تنخواہوں اور علاج معالجہ کیلئے کل 2.04 ارب بجٹ مختص کیا گیا ہے۔تفصیل ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ xxxxxx.xxxxx.xxxxx.xxxxx.xxxxxx کارروائی سے حذف کردیئے گئے۔

جناب اسپیکر: جواب آگیا ہے اِس کو dispose off کیا جاتا ہے۔

میرزابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 12 دریافت فرمائیں۔

☆12 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 20 مئی 2024ء

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال واشک کی تعمیر کس سال میں شروع کی گئی اور مالی سال 24-2023ء کے بجٹ میں کل کسقدر رقم مختص کی گئی۔ نیز مختص شدہ رقم سے اب تک کل کتنی رقم جاری کی گئی ہے، کی تفصیل دی جائے۔ مزید براں ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال واشک کو عوام کی سہولیات کی فراہمی کیلئے کب فعال کیا جائے گا، کی مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر صحت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 05 اگست 2024ء۔

ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال کا کام 2014ء میں شروع ہوا تھا اور ابھی تک محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے زیر انتظام جاری ہے اور ابھی تک محکمہ صحت کو چارج نہیں دیا گیا ہے۔ البتہ متعلقہ ٹھیکیدار سے رابطہ کے بعد یہ معلومات سامنے آئی ہیں کہ گزشتہ سال بجٹ کی مد میں ڈیڑھ کروڑ روپے مختص ہوئے تھے جن کی ادائیگی اب تک نہیں ہوئی ہے۔ مزید ہسپتال کا 70 فیصد کام مکمل ہوا ہے تاہم فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے بقیہ کام تکمیل تک نہیں پہنچا ہے۔

جناب اسپیکر: جواب آچکا ہے اِسکو بھی disposed off کیا جاتا ہے۔

زابد علی ریکی صاحب اپنا سوال نمبر 14 دریافت فرمائیں۔

☆14 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 20 مئی 2024ء

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

ضلع واشک میں کل کتنے آر ایچ سی سینٹر ہیں اور ان میں فعال اور غیر فعال آر ایچ سی سینٹر کی تعداد کی تفصیل دی جائے۔ نیز آر ایچ سی سینٹر ضلع واشک کے کن کن علاقوں میں ہے، کی علاقہ وار کی مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر صحت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 05 اگست 2024ء۔

اس ضمن میں تحریر ہے کہ ضلع واشک میں کل 04 آر ایچ سی سینٹرز ہیں جو ضلع واشک کے ذیل علاقوں میں قائم ہیں:

1۔ آر ایچ سی لدگشت یہ سینٹر تحصیل ماشکیل کے شہر میں قائم ہے۔

2۔ آر ایچ سی نیوجنگیاں یہ سینٹر کلی اسٹنڈ آباد سب تحصیل شاہو کیٹری میں واقع ہے۔

3۔ آر ایچ سی سیاہوزئی یہ سینٹر کلی حاجی برکت علی تحصیل بسیمہ میں قائم ہے۔

4۔ آر ایچ سی ناگ یہ مین سی پیک روڈ سب تحصیل ناگ میں قائم ہے۔

جناب اسپیکر: جواب آچکا ہے اِنکو بھی dispose off کیا جاتا ہے۔

میر جہانزیب مینگل صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 31 دریافت فرمائیں۔

میر جہانزیب مینگل: شکریہ جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر! تحصیل وڈھ ہسپتال جو کہ آئے دن۔۔۔

جناب اسپیکر: سر! آپ صرف سوال ہی پکاریں۔

میر جہانزیب مینگل: سر! سوال ہی کررہا ہوں تو ڑا مجھے۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں آپ صرف سوال نمبر پکاریں اپنا۔

میر جہانزیب مینگل: سوال نمبر 31۔

☆31 **میر جہانزیب مینگل، رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 24 جون 2024ء

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سول ہسپتال وڈھ میں تعینات ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکس کی کل تعداد کتنی ہے، مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر صحت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 26 اگست 2024ء

اس ضمن میں تحریر ہے کہ سول ہسپتال وڈھ خضدار میں تعینات ڈاکٹروں، پیرامیڈیکل اور دیگر سٹاف کی خالی اسامیوں کی تعداد اور ان کی مکمل معلومات کی تفصیل ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: that's it بس بس. minister concerned please.

وزیر صحت: جواب ہم دے چکے ہیں سر۔

جناب اسپیکر: سوال پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جی جی اب بولیں آپ۔

میر جہانزیب مینگل: : نہیں سر! میں مطمئن نہیں ہوں اس جواب سے۔

جناب اسپیکر: آپ مطمئن نہیں ہیں؟

میر جہانزیب مینگل: بالکل نہیں سر۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! آپ اُن کو اپنے چیمبر میں بلا کے۔

میر جہانزیب مینگل: سر! میں منسٹر صاحب کے پاس دو تین دفعہ جا چکا ہوں۔

جناب اسپیکر: جا چکے ہیں آپ؟

میر جہانزیب مینگل: بالکل میں جا چکا ہوں اُدھر ایک سر! میرے ہسپتال میں۔۔۔

جناب اسپیکر: اچھا! آپ اس پر کوئی supplementry question ہے تو آپ وہ بتائیں؟

میر جہانزیب مینگل: تو سر! میں یہی منسٹر صاحب سے بول چکا ہوں ہمیشہ ادھر ایک ہائی وے پر ایک ہاسپٹل ہے۔ خدانخواستہ کوئی واقعہ ہو تو اُسکا ذمہ دار کون ہوگا؟ ہاسپٹل میں صرف ایک چپڑاسی موجود ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

میر جہانزیب مینگل: اِدھر انہوں نے اتنی بڑی لسٹ چپکا دی کہ اِتنے بندے ہیں۔ وہاں ایک بھی نظر نہیں آتا۔

جناب اسپیکر: on ground نہیں ہے۔

میر جہانزیب مینگل: کچھ نہیں ہے سر۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ہو گیا آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب! آپ اس کو ذرا دیکھیں۔

وزیر صحت: سر! ہم نے reply دے دی ہے بالکل، پھر بھی میں جہانزیب صاحب کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا۔ میں نے پہلے انہیں request کی ہے اصل میں سر! جانے کے لیے ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کہ ہمیں بتائیں جو وہاں کے لوگ ہیں ہم اُن کو آج بھی بھیجتے ہیں۔ لیکن کوئی بھی کوئٹہ سے باہر جانے کے لیے تیار نہیں ہے۔ باقی ہم نے ڈیٹیل دے دی ہے۔

میر جہانزیب مینگل: سر! جو وڈھ میں کام کر رہے تھے آپ ان کو واپس بھیج دیں۔ اُن کو کیوں ٹرانسفر کر دیا گیا ہے؟ یہ میرے پاس لسٹ ہے مَیں نے دی ہے منسٹر صاحب کو دو دفعہ ریکویسٹ کی ہے سر۔

جناب اسپیکر: آپ ایک مہربانی کریں جن کے متعلق آپ کا سوال ہے آپ خالی ایک پیپر پر نوٹ کر کے میرے پاس چیمبر میں مجھے بھجوا دیں۔ اُن کے ساتھ ensure کروا دیں گے انشاء اللہ کہ جیسے آپ نے کہا ہے اس کے مطابق ٹرانسفرز پوسٹنگ ہو جائے گی۔ ٹھیک ہے سر! تشریف رکھیں پلیز۔

میر جہانزیب مینگل: مہربانی سر۔

جناب اسپیکر: میں اقراء نور العلم مڈل ہائی سکول کے طلباء و طالبات کو اسمبلی کا اجلاس دیکھنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ جی سید ظفر علی آغا صاحب! سوال نمبر 81 پکاریں۔

سید ظفر علی آغا: سوال نمبر 81۔

جناب اسپیکر: ok.Question No.81 concerned minister please.

☆81 سید ظفر علی آغا، رُکن اسمبلی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ یکم اگست 2024ء</u>

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

ضلع پشین میں محکمہ صحت کی جانب سے کون کونسی این جی اوز کام کر رہی ہیں اور یہ این جی اوز کن کن مدات میں کام کر رہی ہیں۔ مزید یہ کہ کام کی کمپلیشن سرٹیفکیٹ کون فراہم کرتا ہے کی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیرِ صحت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 26 اگست 2024ء۔

اس ضمن میں تحریر ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اور ٹیچنگ ہسپتال پشین میں کام کرنے والی این جی اوز ذیل ہیں:

1۔ بلوچستان ہیومن کیپیٹل انویسمنٹ پروجیکٹ۔

2۔ بے نظیر نشو نما پروگرام۔

3۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن۔

4۔ کوویڈ 19 پروجیکٹ۔

وزیرِ صحت: جی اس کی بھی ہم reply دے چکے ہیں۔

جناب اسپیکر: ok۔ آپ اب بتائیں supplementary question اگر ہے تو؟

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اس میں یہ ہے کہ میں نے جو question کیا ہے اُس کا جو جواب ہے مجھے نہیں لگتا ہے ایم ایس پشین، ڈسٹرکٹ پشین کے ڈی ایچ او کو on-board نہیں لیا گیا ہے اور اُسمیں ہونا چاہیے کیونکہ ڈی ایچ او پورے ضلع کو دیکھتا ہے۔ اور یہ جو مجھے دیا گیا ہے اس کے Covid والا اور ہیلتھ آرگنائزیشن والا اور بینظیر نشو نما والا، اسمیں کچھ اور بھی ہے مجھے صرف چار دیے گئے ہیں باقی کی بھی رپورٹ اسکے ساتھ attach کر کے مجھے دیئے جائیں۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیرِ صحت: جی آغا صاحب! آپ بالکل صحیح فرمارہے ہیں۔ صرف اُنہوں نے جو question تھا اُس کا وہ غلط تھا میں اُسکو جو آپ کا question تھا کہ این جی اوز کون سے کام کررہی ہیں؟ تو وہاں ہمارا indus ہے جس کا ہم نے اکٹھے جا کے افتتاح بھی کیا تھا۔ اور اسکے علاوہ UNHCR وہاں کام کررہا ہے۔ اور global fund وہاں پر جو آپ کا pertaining question تھا ''کہ کونسی این جی اوز کررہی ہیں؟'' تو یہ تین این جی اوز وہاں کام کررہی ہے۔ وہ جو پہلے تھا وہ ہماری گورنمنٹ کے تھے بالکل آپ کی بات صحیح ہے اُنہوں نے غلط reply دی تھی۔ یہ آپ کا جو question ہے اُس کا یہ answer ہے جی۔

سید ظفر علی آغا: reply کا ایسا ہے منسٹر صاحب! کہ جو reply مُجھے ملی ہے اُس میں یہ ہے کہ جو این جی اوز کام کرتی ہیں اُس کی لسٹ اور اُس کا جو اُن لوگوں نے جو پروجیکٹس اسٹارٹ کیے ہیں کہ کدھر کدھر location wise اگر مجھے مِل جائیں تاکہ میں اپنے حلقے میں جدھر جدھر کام ہو رہے ہیں اُن کو دیکھ سکوں سر۔

وزیرِ صحت: سر! میں دوبارہ آپ کو اُس پر update کردوں گا۔

سید ظفر علی آغا: بہت شکریہ جی thank you

جناب اسپیکر: سید ظفر علی آغا! آپ اپنا سوال نمبر 83 پکاریں۔ یہ بھی محکمہ صحت کے حوالے سے ہے۔

سید ظفر علی آغا: سوال نمبر 83۔

جناب اسپیکر: 83.جی منسٹر concerned minister please.

☆83 **سید ظفر علی آغا، رُکن اسمبلی:** <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ یکم اگست 2024ء</u>

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں ہیلتھ کارڈ کے ذریعے علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع کوئٹہ کے علاوہ ضلع پشین میں ہیلتھ کارڈ کی سہولیات کن کن ہسپتالوں میں فراہم کی گئی ہیں کی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر صحت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 26 اگست 2024ء

اس ضمن میں تحریر ہے کہ جی ہاں ضلعی ہسپتال پشین اور ٹیچنگ ہسپتال پشین میں تین ماہ سے ہیلتھ کارڈ پر گرام شروع کیا گیا ہے اور اب تک 238 کیسز HCP کے ذریعے نمٹائے گئے ہیں۔

وزیر صحت: سَر! اس کی بھی آپ کو reply تو ہم دے چکے ہیں ور اس میں آپ کے۔۔۔

جناب اسپیکر: اپنا منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: جی سر!

جناب اسپیکر: جو آپ نے جواب دیا آپ صرف اتنا کہیں کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ پھر اگر اِن کے پاس کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ آپ سے کرینگے۔ پھر آپ reply کریں گے۔

وزیر صحت: ہاں سَر! reply ہم نے کی ہے۔

جناب اسپیکر: جی ظفر علی آغا صاحب۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر صاحب! اس میں جو ہیلتھ کارڈ کے حوالے سے ڈسٹرکٹ پشین میں اُس کو mention نہیں کیا گیا ہے۔ اگر وہاں ہسپتال ہیں ہیلتھ کارڈ کے حوالے سے۔ اگر ہے وہ مجھے بتایا جائے۔ اگر نہیں ہے تو اُس میں پشین میں ایسے ہسپتال ہیں جو ہیلتھ کارڈ کے حوالے سے لوگوں کو وہاں یعنی نزدیک بھی پڑتے ہیں جناب اسپیکر سر! وہاں لوگ اُس سے مستفید بھی ہو سکتے ہیں، نزدیک بھی پڑتے ہیں۔ تو لہٰذا اگر وہاں اچھے سے ہسپتال ہیں، دو تین مجھے معلوم ہیں، اُس کو اِس کے ساتھ consider کر کے اُس کو ہیلتھ کارڈ میں شامل کیا جائے تو آپ جناب سے گزارش بھی ہے اور پشین کا دیرینہ مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔

وزیر صحت: آغا صاحب! اُس پر جو usage ہے یا جو ایڈمیشن اُس میں Pishine is 5th number جو

سب سے زیادہ ہیلتھ کارڈ کو facilitate کر رہے ہیں۔اور تو یہ اگر آپ detail کہیں گے تو میں سب سے زیادہ زیارت والے لوگ کے بھی ایڈمیشن آ رہے ہیں۔اور آپ جو پشین والے لوگ ہیں وہ 5th number پر کر رہے ہیں overall Pakistan میں ۔ اگر آپ زیادہ detail مانگیں گے تو وہ بھی ہم provide کر دیں گے ۔

سید ظفر علی آغا: منسٹر صاحب! اگر details مل جائیں تو اس میں میرے لیے آسانی بھی ہوگی۔ بہت شکریہ۔

وزیر صحت: جی جی ضرور۔

سید ظفر علی آغا: thank you

جناب اسپیکر: thank you۔ جی dispose off ہو گیا۔ جی مولوی نور اللہ صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 89 دریافت فرمائیں۔

☆89 مولوی نور اللہ، رُکن اسمبلی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 05 اگست 2024ء</u>

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

ضلع قلعہ سیف اللہ میں گزشتہ سیلاب سے ہونے والے نقصانات اور مذکورہ ضلع میں موجود صحت کے وسائل بی ایچ یوز، آر ایچ سی سنیٹر کی تفصیل دی جائے۔ نیز مذکورہ بالا مسائل کے حل کیلئے حکومت بشمول مختلف آئی این جی اوز اور این جی اوز کے توسط سے اُٹھائے گئے اقدامات کی مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر صحت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 26 اگست 2024ء

اس ضمن میں تحریر ہے کہ ضلع قلعہ سیف اللہ کی کل آبادی 342.814 افراد پر مشتمل ہے جس میں صحت کے ذیل مراکز موجود ہیں اور عوام کو حکومت بلوچستان کی جانب سے مختص وسائل کے تحت سہولیات فراہم کر رہے ہیں جن میں غیر سرکاری امدادی تنظیموں کی امداد و خدمات شامل ہیں۔

1	ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال 60 بستروں پر مشتمل	01
2	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال 25 بستروں پر مشتمل	01
3	دیہی مراکز صحت (RHCs)	9
4	بنیادی مراکز صحت (BHUs)	14
5	سول ڈسپنسریاں (CDs)	16
6	مراکز نگہداشت زچہ و بچہ (MCHCs)	01

7	لیبر ہسپتال (25بستروں پر مشتمل) غیر فعال	01

گزشتہ سیلاب کے دوران محکمہ صحت بلوچستان اور دیگر ملکی وغیر ملکی اداروں نے خدمات سرانجام دیں اور امداد فراہم کی جس کی تفصیل ذیل ہے:

جس میں 191.734 افراد پر مشتمل آبادی متاثر ہوئی۔

کل اموات۔ 22

زخمی۔ 127

نقصان زدہ گھر 2374 گھروں کو نقصان پہنچا۔

عوام تک صحت کی سہولیات پہنچانے کیلئے۔

فری میڈیکل کیمپ	226 لگائے گئے
کل مریض جن کا علاج کیا گیا	38765
حاملہ دودھ پلانے والی مائیں	6131 کا علاج کیا گیا
پانچ سال تک کے بچے	6131 علاج کیلئے لائے گئے
دوسال تک کی عمر کے بچے	6067 علاج کیلئے لائے گئے

ان تمام امور کو سرانجام دینے کیلئے ذیل امدادی تنظیموں نے ضلع ناظم صحت کے ساتھ مل کر اپنا مؤثر کردار ادا کیا یونیسف، پی پی ایچ آئی، آئی ایچ او، ای پی آئی، ایم این سی ایچ، ڈبلیو ایچ او، نیوٹریشن، پی آر ایس پی۔

اس کے علاوہ گزشتہ سیلاب کے دوران تباہ اور جزوی نقصان زدہ صحت کے مراکز کو مختلف امدادی اداروں کی جانب سے مرمت کیا گیا جس کی مختصر تفصیل پیش خدمت ہے:

1۔ بنیادی مرکز صحت سوری خان کی نئی عمارت حکومت بلوچستان محکمہ C&W کی جانب سے مکمل کر کے ضلعی ناظم صحت کے حوالے کی گئی۔

2۔ بنیادی مرکز صحت کوڑ کچ امدادی تنظیم سحر (SAHAR) اور WHO کے تعاون سے مرمت کی گئی اور ضروری فرنیچر بھی فراہم کیا گیا۔

3۔ دیہی مرکز صحت نسائی IDEA غیر سرکاری تنظیم کے جانب سے 5KV سولر سسٹم نصب ہوا۔

4۔ بنیادی مرکز صحت ارگوز UNHCR اور مسلم ایڈ کی جانب سے واٹر سپلائی سسٹم اور واش روم بنائے گئے۔

اسی طرح دیگر مراکز میں بھی مرمت اور دیگر سہولیات جن میں واش روم سولر سسٹم وغیرہ پر کام مکمل کیا گیا جس میں نگران وزیر صحت جناب ڈاکٹر امیر محمد جوگیزئی کا بنیادی کردار رہا۔

جناب اسپیکر: جوابات آچکے ہیں۔اس لئے dispose off کیا جاتا ہے۔

جی میر زابد علی ریکی صاحب! اپنا سوال نمبر 16 دریافت فرمائیں۔

☆16 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: __نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 20 مئی 2024ء__

کیا وزیر محنت وافرادی قوت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

کیا یہ درست کہ سال 24-2023ء کے بجٹ میں ضلع واشک کیلئے محکمہ محنت وافرادی قوت نے گریڈ 1 تا گریڈ 15 کے کل کتنی اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو عہدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جائے۔نیز ضلع واشک میں محکمہ محنت وافرادی قوت کی کل کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں ان اسامیوں کے نام اور گریڈ کی مکمل تفصیل بھی جائے؟

وزیر محنت وافرادی قوت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 29 جولائی 2024ء

سال 24-2023ء کے بجٹ میں ضلع واشک کیلئے محکمہ محنت وافرادی قوت BPS-1 تا BPS-15 کیلئے کوئی بھی اسامی تخلیق نہیں کی گئی ۔مزید برآں ضلع واشک میں محنت وافرادی قوت کا کوئی بھی انتظامی دفتر موجود نہیں ہے ۔

جناب اسپیکر: جواب آچکا ہے dispose off کیا جاتا ہے۔وقفہ سوالات ختم۔

جناب اسپیکر: رُخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رُخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): جناب اسفندیار خان کاکڑ صاحب اور جناب صمد خان گورگیج صاحب، آج اور 12 ستمبر کی نشستوں سے جبکہ سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب، میر یونس عزیز زہری صاحب، میر ظفر اللہ خان زہری صاحب، میر زابد علی ریکی صاحب ، جناب خیر جان بلوچ صاحب ، جناب رحمت علی صالح بلوچ صاحب اور میر عُبید اللہ گورگیج صاحب نے آج کی نشست سے رُخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رُخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں۔ رُخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 7۔

جناب سنجے کمار پارلیمانی سیکرٹری، جناب روِی پہوجہ، جناب پیٹرک سنٹ مسیح، اراکین صوبائی اسمبلی میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 7 پیش کریں۔

جناب روِی پہوجہ: thank you جناب اسپیکر! ہرگاہ کہ پاکستان میں اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ نہ

صرف سیاست بلکہ افواجِ پاکستان، بیوروکریسی، تعلیم اور صحت کے علاوہ زندگی کے مختلف شعبوں میں ملک کی ترقی کے لئے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ چونکہ ریاست مذہبی اقلیتوں سمیت کم نمائندگی والے طبقات کے تحفظ انکو بااختیار بنانے اوران کی ترقی کیلئے پرعزم ہیں تاکہ اقتصادی سیاسی اورعوامی نمائندگی میں اِن کی شرکت کویقینی بنایا جاسکے، بہ ایں وجہ وفاقی اورصوبائی حکومتوں نے تمام سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کی ملازمتوں میں اقلیتوں کے لئے 5% کوٹہ مختص کیا ہے لیکن صوبائی محکموں میں اقلیتوں کے لئے مختص کوٹہ 5% پرعملدرآمد نہ ہونے کے برابر ہے جس کی وجہ سے اقلیتوں میں سخت تشویش پائی جاتی ہے۔لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ اقلیتوں کے لئے مختص کوٹہ پر عملدرآمد کرانے کے لئے فوری طور پر عملی اقدامات اٹھانے کو یقینی بنائے۔ تاکہ اقلیتوں میں پائی جانے والی بے چینی اوراحساس محرومی کا خاتمہ ممکن ہوسکے۔ بہت بہت شکریہ۔

جنابِ اسپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 7 پیش ہوئی۔کیا محرکین اپنی مشترکہ قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

جناب روِی پہوجہ: جی، جی جناب اسپیکر صاحب! میں اس پر بات کرنا چاہوں گا۔ بہت بہت شکریہ آج کی قرارداد کے متعلق میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پاکستان اور بلوچستان میں ہمارے جتنے بھی یہاں غیر مسلم آباد ہیں۔اُنہیں تمام محکموں میں سرکاری اداروں میں اور خاص کر اس ایوان میں عزت اور احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔اور خاص کر ہمارے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صاحب نے ہمیشہ اس بات کو اہمیت دی ہے کہ پاکستان اور بلوچستان میں جتنے بھی غیر مسلم آباد ہیں۔ وہ ہمارے برابر کے شہری ہیں۔ جناب اسپیکر! پاکستان کے آئین میں اقلیتی ملازمتوں کے لئے 5% کوٹہ مخصوص کیا گیا ہے لیکن ہمیں بے حد افسوس ہے کہ اکثر محکموں میں اس کوٹہ کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔جس کے لئے ہمارے کافی غیر مسلم نوجوانوں میں مایوسی کا سبب بنتا ہے۔ جناب اسپیکر! ملازمتوں میں اکثر کنٹریکٹ کی ملازمتیں بھی اناؤنس ہوتی ہیں۔اُن کنٹریکٹ کی ملازمتوں میں بھی اقلیتوں کا جو کوٹہ ہے اُس کو mention نہیں کیا جاتا۔اور حالیہ میں جو SBK میں جو پوسٹیں آئی تھیں۔اُس میں بھی کافی تعداد میں اقلیتوں کے لئے پوسٹیں مخصوص کی گئی تھیں۔لیکن اِن پوسٹوں میں 30% بھی ہماری اقلیت سے جو نوجوان ہیں وہ پاس نہیں ہوئے۔لیکن ہماری ان کے لئے گزارش ہے۔کہ جن پوسٹوں پر ہمارے اقلیتی امیدوار کاغذات جمع نہیں کرواتے یا وہ ٹیسٹ انٹریوز پاس نہیں کرتے اُنہیں خالی چھوڑ کر دوبارہ اشتہار دیا جائے۔تاکہ ان پوسٹوں پر جو غیر مسلم اُمیدوار ہیں صرف وہی بھرتی ہوں نہ کہ اُنکی جگہ پر کسی سفارشی لوگوں کو بھرتی کیا جائے۔ میری تمام محکموں کے وزراء سے سیکرٹریز سے یہی گزارش ہوگی کہ اگر ہماری پوسٹوں پر اگر غیر مسلم پاس نہیں ہوتے تو اُن کو دوبارہ اشتہار کے ذریعے مطلع کیا جائے۔اور ان پر صرف اور صرف غیر مُسلم اُمیدواروں کو ہی بھرتی

کیا جائے تا کہ یہ جو بیروزگاری کا سبب بنتے ہیں وہ اُس میں ہمارے تمام اقلیتی نوجوانوں کو فائدہ مل سکے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you، کوئی اور ممبر اِس پر بولنا چاہے گا؟ آیا مشترکہ قرارداد نمبر 7 منظور کی جائے؟

مشترکہ قرارداد منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: **آڈٹ رپورٹس کا پیش کیا جانا۔**

وزیرخزانہ! آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت Performance audit report on approvals and clearances of initial environmental impact assessments and post clearane monitoring during last three years by the environmental protection agency (EPA) Balochistan. برائے آڈٹ رپورٹ سال 22-2021ء ایوان میں پیش کریں۔

میر شعیب نوشیروانی (وزیرخزانہ): مَیں وزیرخزانہ آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت Performance audit report on approvals and clearances of initial environmental impact assessments and post clearane monitoring during last three years by the environmental protection agency (EPA) Balochistan. برائے آڈٹ رپورٹ سال 22-2021ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آڈٹ رپورٹ پیش ہوئی۔ لہٰذا اسے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ وزیرخزانہ! آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت Environmental Audit Report on Depletion of underground water resources in Quetta. برائے آڈٹ رپورٹ سال 21-2020ء ایوان میں پیش کریں۔

میر شعیب نوشیروانی: مَیں وزیرخزانہ آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت Environmental Audit Report on Depletion of underground water resources in Quetta. برائے آڈٹ سال 21-2020ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آڈٹ رپورٹ پیش ہوئی۔ لہٰذا اسے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ جی مجید بادینی صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے؟

جناب عبدالمجید بادینی: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم۔ جناب اسپیکر صاحب! آج میں صحت پر بات کرنا چاہوں گا، میرے ضلع میں ٹوٹل بیس UCs ہیں،

اور ہر UC کی آبادی کم سے کم بارہ ہزار سے پچیس یا چھبیس ہزار تک ہے۔اور ہمارے پورے ضلع میں صرف بیس UCs کی جگہ پر بارہ UCs میں BHUs ہیں مگر وہ بھی ان میں سے چھ functional ہیں جبکہ باقی چھ غیر فعال ہیں۔آج ہمارے بھائی وزیر صحت بھی یہاں تشریف فرما ہیں،مَیں اُن سے گزارش کر رہا ہوں کہ ان چیزوں میں جو بند پڑے ہیں، اُن کو تو بحال کرنے میں ہماری مدد فرمائیں۔اور اس کے علاوہ پورے ضلع میں ایک RHC ہے اور ایک MSH ہے۔ اور یہ جو ہمارا ایک cattle farm بہت بڑی آبادی ہے وہاں کوئی خاص صحت کی سہولیات نہیں ہیں۔اور جو ہمارے باقی جو 12 میں سے آٹھ UCs بچتے ہیں اُن میں صحت کی کوئی سہولت موجود نہیں ہے جعفر آباد کی آبادی اِس ٹائم 4 لاکھ 35 ہزار ہے۔اور اُس کے علاوہ اِس ٹائم ہمارے فارماسسٹ بیروزگار ہیں بارہ سو سے زیادہ فارغ نوجوان بیٹھے ہیں اور بدقسمتی سے ابھی جو چھ پوسٹیں پبلک سروس کمیشن نے اعلان کیا ہے اُن کی بھی categories کیا ہیں۔age کی limit رکھی ہے 28 سال باقی ساری Jobs کے لیے 43 سال ہیں فارماسسٹ کے لیے رکھی ہے صرف 28 سال اس پر بھی نظر ثانی کی ضرورت ہے اور اس کے علاوہ ہمارے ہاں جو 2022ء کا سیلاب آیا اُس کے بعد ایک سروے ہوئی flood-damages کے نام پر۔وہاں ہمارے جتنے بھی اسکولز اور ہسپتال یا BHUs ہیں۔وہ سارے سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔اور اس کے علاوہ گھروں کا ایک سلسلہ دبئی جعفر آباد میں 18 ہزار گھر بننے جا رہے ہیں۔مگر میرے ضلع کی بدقسمتی ہے یہ لسٹ موجود ہے۔اس میں ہزاروں ایسے لوگ ہیں کہ ہمارے سابقہ ایم این ایز، ایم پی ایز، موجودہ ہمارے ایم این اے اِنکے حلقوں کے یہ سب بیچاروں کے کچے گھر تھے جو کہ گر گئے۔اور اُن کی بھینسیں، بکریاں بھی مر گئیں اور وہ خود لکھتے ہیں کہ 400 ایکڑ ہماری زمین ہے وہ بھی سیلاب کی نذر ہوگئیں۔میں اللہ کو حاضر و ناظر کرتا ہوں آج دنیا فاسٹ ہے۔گوگل ہے آپ لگائیں کہ جن لوگوں نے یہ لگائے ہیں اِدھر لکھوائے ہیں رپورٹ سروے میں کہ ہمارے ہاں ہمارے گھر کچے تھے گر گئے ہیں۔میں اللہ کو حاضر و ناظر کرتا ہوں آپ گوگل پر دیکھیں کہ وہ flood-protection بند کے اندر رہتے ہیں۔نہ دَر نہ دروازہ، اندر بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے شہر کے سارے ہزاروں اُن جاگیرداروں کے زمینداروں کے وڈیروں کے نام ہیں اِس لسٹ میں جن کو پانی نے چھوا تک نہیں ہے آج جو غریبوں کا حق ہے پچھلے 75 سالوں سے اِس ملک میں اس صوبے میں اور خاص کر جعفر آباد کے لوگوں کے ساتھ یہ ظلم رَوا رکھا جا رہا ہے۔تو آپ سب سے آج سی ایم صاحب سے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے اِس کا سروے کیا جائے تا کہ غریبوں اور مظلوموں کے لیے جو خیرات و زکوٰۃ کے پیسے آتے ہیں اُن تک تو پہنچنی چاہیے۔بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you مجید بادینی صاحب۔آپ سب حضرات سے میری گزارش ہوگی کہ ہم انشاء اللہ جلد ہی ایک ورک شاپ ارینج کریں گے جس میں آپ تمام حضرات سے گزارش ہوگی کہ آپ وہ attend کریں تا کہ

اسمبلی کے رولز اینڈ پروسیجرز اُس کے بارے میں ہے کہ ہم نے کب بولنا ہے کیسے بولنا ہے پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے۔ point of public importance کیا ہے۔اس پر تھوڑی سی clearity آجائے گی پھر ہم اسمبلی کے سیشن کو انشاءاللہ بہتر طریقے سے آگے چلائیں گے۔اور ساتھ ساتھ میری یہ بھی گزارش ہوگی تمام ممبران سے،مہربانی کر کے اسمبلی کے اندر غیر پارلیمانی الفاظ اور ایک دوسرے کی عزت مجروح کرنا ایسے الفاظ سے اجتناب کیا جائے۔ہم سب یہاں نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں اور تمام پبلک ہمیں دیکھ رہی ہوتی ہے اور ہمارے پورے سسٹم کو فالو کر رہی ہوتی ہے۔تو ایسے الفاظ سے اور ایسی حرکتوں سے آپ اگر اجتناب کریں تو مہربانی ہوگی۔

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 12 ستمبر 2024ء بوقت سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 04 بجکر 15 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆